مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

Digitized by Khilafat Library, Rabwah

جلد ۳۵ | ۲ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۱۶ شوال ۱۳۶۶ھ | ۲ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۲

موجودہ فسادات کا مکروہ ترین پہلو

عورتوں اور بچوں پر حملہ مذہبی اور اخلاقی جرم ہے

آزادی ملنے کے معاً بعد جو خوفناک فسادات پنجاب کے بعض حصوں میں رونما ہوئے ہیں ان میں جن انسانیت سوز اور غیر مہذب حرکات کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ بیان سے باہر ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ان حرکات کا اظہار ان لوگوں کی طرف سے ہوا ہے۔ جو آزادی کی بخشش و نوال سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ آیا ان لوگوں کو غیر حکومت کے تسلط و اقتدار سے رستگاری نصیب ہوئی ہے یا مذہبی و اخلاقی قیود سے آزادی؟

بھلا غور فرمائیے۔ یہ کس مذہب کی تعلیم ہے۔ اور اخلاق کا کونسا اصول کہ معصوم بچوں اور بے کس و بے بس عورتوں پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ یا ان کی عصمت دری کی جائے؟ دنیا کا کوئی مذہب۔ کوئی اخلاقی یا تمدنی نظام اس وحشت و بربریت کو روا نہیں رکھتا۔ تاہم انسانوں میں اس جنگلی قانون کے از خود نفاذ پر اس کے یکسر استیصال کی اجازت ضرور دیتا ہے کہ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ آزادی کی بدولت پنجاب کے بعض علاقوں میں جو فسادات برپا ہوئے ہیں۔ ان میں یعنی انسانوں نے انہی گھر طرت اور بھیانک اصولوں پر فخریہ عمل کیا ہے۔ عقلوں پر کچھ ایسا پردہ پڑا ہے۔ کہ کوئی اپنے اسلاف کے کارناموں پر نظر نہیں کرتا۔ اور نہ کوئی تاریخ کے ان زریں اوراق کا مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ کہ جو حسن اخلاق اور رفعت کردار کے روح پرور واقعات کے حامل ہیں۔ اور نہ کوئی اپنے مذہب اور اس کے پیش کردہ اصول اخلاقیات کی طرف توجہ دینے یا کان دھرنے کے لئے تیار ہے۔

یہ روح فرسا حادثات جو موجودہ فسادات میں وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ ہم کو اسلامی تاریخ کے ایک زریں واقعہ کی یاد دلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بے نظیر تعلیم کی بھی جو اس واقعہ کا اصل پس منظر ہے۔ موجودہ حالت میں جبکہ ہر کس و ناکس اپنی من مانی چلا کر نفس پرستی کے سیلاب میں بہا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر ہر مذہب و ملت کے افراد کے لئے یکساں طور پر ہدایت کا موجب ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی غور کرنے والا اور نصیحت پکڑنے والا ہو۔

جنگ احد میں جب مسلمانوں اور کفار کی فوجیں باہم گتھم گتھا ہو گئیں۔ اور گھمسان کا رن پڑا۔ تو اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا۔ کون ہے جو اس کو لیکر اس کا حق ادا کرے۔ ہر ایک صحابی کے دل میں حصول سعادت کی خواہش کروٹیں لینے لگی۔ اور ہر کسی نے آگے بڑھ بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابودجانہ انصاری کے آگے آنے پر تلوار ان کو دے دی۔ وہ کمال دلیری اور جرأت سے دشمن کی فوج سے جا بھڑے۔ اور اس بے جگری سے لڑے۔ کہ اپنے چاروں طرف موت بکھیرتے چلے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے دشمنوں کی صفوں کو چیر کر لشکر کی پشت پر جا پہنچے کہ جہاں قریش کی عورتیں کھڑی تھیں۔ اچانک ابوسفیان کی بیوی ہندہ جو اپنے مردوں کو جوش دلا رہی تھی۔ سامنے آ گئی حضرت ابودجانہ کی ہوا سے باتیں کرتی ہوئی تلوار جو نیام سے نکلنے کے بعد ابھی تک سرنگوں نہ ہوئی تھی ہوا میں تلی ہوئی تھی۔ آن واحد میں ہندہ کا کام تمام ہوا چاہتا تھا۔ کہ یکایک ابودجانہ انصاری نے کمال سرعت اور پھرتی سے تلوار کو پیچھے کھینچ لیا۔ اور اس طرح ہندہ کو گویا موت کے منہ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہم دعائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے موجودہ ایام میں ذیل کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا احباب جماعت کو ارشاد فرمایا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ نمازوں میں بھی اور اس کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہ دعائیں کرتے رہیں۔

(۱) اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق۔

(۲) بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔

(۳) اللھم انی اعوذ بک من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء۔

(۴) اللھم استر عوراتنا وآمن روعاتنا

(۵) اللھم سجد لک سوادی وخیالی وآمن بک فؤادی واقر لک لسانی۔ فھا انا ذا بین یدیک یا عظیم یا غافر الذنب العظیم۔

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

نجات ملی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ تم نے کھینچی ہوئی تلوار کو نیچے کیوں گرا لیا۔ تو اس مرد باخلاق نے کہا میرے دل نے گوارا نہ کیا کہ رسول اللہ کی تلوار ایک عورت پر چلاؤں۔ اور پھر اس عورت پر جس کی حفاظت کے لئے کوئی مرد موجود نہ ہو۔

بادی النظر میں یہ ایک معمولی واقعہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک بہادر آدمی کے ہی شایان شان تھا۔ لیکن ہر بات اپنے ماحول اور اس کے اثرات کے مطابق ہی پرکھی جاتی ہے۔ واقعہ یہی نہیں کہ ایک دلیر انسان کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ وہ ایک عورت پر تلوار چلائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان عرب لوگوں میں سے ایک فرد نے کہ جن کے اپنے تمدن و رواج کے مطابق دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے عورتوں کو بالخصوص نشانہ بنایا جاتا تھا۔ ایک بے کس عورت پر اٹھا ہوا ہاتھ اس لئے کھینچ لیا کہ اس کے آقا و مطاع کی تعلیم یہی تھی کہ کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ ایک وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے اس حال میں کہ دشمن کی صورت کھی کھا دستور اجازت دیتا تھا کہ دوران جنگ میں عورتوں کو ہلاک کیا جا سکتا ہے کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہ اٹھایا اور ایک یہ لوگ ہیں کہ منہ سے کہتے جاتے ہیں کہ عورتوں کو ہاتھ لگانا گناہ ہے خلاف مذہب اور خلاف انسانیت ہے اور پھر جو جی میں آتا ہے بغیر دین اور مذہب کا خیال رکھے کئے چلے جاتے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز انقلاب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی بدولت عرب کے وہ بدو جو بہیمیت اور درندگی کو روا رکھتے تھے تھوڑے عرصہ میں ہی درندگی سے نکل کر انسان اور انسان سے باخدا انسان بن گئے۔

یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جادو بھری تعلیم کا ہی اثر تھا کہ انتہائی جوش و خروش اور ولولہ انگیزی کے عالم میں ابودجانہ نے طبیعت پر جبر و ضبط سے کام لیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر فوجی دستہ روانہ فرمانے سے پہلے فرماتے:-

اغزوا بسم اللہ وقاتلوا فی سبیل اللہ ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا ولا امراۃ ولا تقتلوا اصحاب الصوامع ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا ولا صغیرا ولا امراۃ واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ط

"اے مسلمانو! نکلو اللہ کا نام لے کر اور جہاد کرو حفاظت دین کی نیت سے مگر خیانت اور مال غنیمت میں بددیانتی نہ کرنا اور نہ کسی قوم سے دھوکہ کرنا اور نہ دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ کرنا۔ اور نہ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرنا اور نہ بہت بوڑھوں کو قتل کرنا اور ملک میں اصلاح کرنا۔ اور لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا کیونکہ تحقیق خدا تعالے احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم ص۹۸)

پھر قابل غور امر یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس ملند اخلاق کا نمونہ اس حال میں دکھایا کہ وہ خوب جانتے تھے کہ قریش مکہ اسی قسم کی اذیت پہنچانے سے کبھی باز نہ آئیں گے۔ اور کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔ چنانچہ اسی ہند نے جس کو عورت سمجھ کر حضرت ابودجانہ نے چھوڑ دیا تھا۔ جنگ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش کو بگاڑا اور عبداللہ بن قمیئہ نے حضرت ام عمارہ پر تلوار کا وار کیا۔ آج اس انتہائی قسم کی بداخلاقی کو روا رکھنے کے لئے یہ بہانہ تراشا جاتا ہے کہ مخالف ایسا کرتے ہیں اس لئے ہمارے لئے بھی جائز ہے کہ ہم بھی ان کے ساتھ یہی سلوک روا رکھیں۔ حالانکہ بداخلاقی بہرحال بداخلاقی ہے۔ اور گناہ گناہ ہی ہے ان کا ارتکاب اس لئے جائز نہیں قرار پا سکتا کہ دشمن اذیت پہنچانے کے لئے ایسا ہی ناروا سلوک کرتا ہے۔ دشمن کو دوسرے جائز طریق سے سزا دے کر اس کی اصلاح کی جا سکتی ہے جوش انتقام میں گناہ پر دلیر ہو جانا درندوں کا کام ہے نہ کہ انسانوں کا۔

کاش آجکل کے سکھ ہندو اور مسلمان جو ایک دوسرے کے خلاف بغض اور عداوت میں اندھے ہو کر وہ کچھ کر گذرتے ہیں۔ کہ جس کی نہ مذہب اجازت دیتا ہے اور نہ اخلاق وانسانیت تاریخ اسلام کے اس زریں واقعہ سے سبق حاصل کریں۔ اور یہ عہد کر لیں کہ اخلاق کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیں گے تو پھر آپس کے باہمی جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔ اور حقیقی صلح کی بنیاد پڑ جائے نہ فسادات ہوں اور نہ فسادات میں اخلاق سوز حرکات۔

مسعود احمد واقف زندگی

مناجات

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لَكَ الْحَمْدُ یَا تُرْسِیْ وَحِرْزِیْ وَجَوْسَقِیْ
اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو

بِحَمْدِكَ یُرْوِیْ كُلُّ مَنْ كَانَ یَسْتَقِیْ
تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بِذِكْرِكَ یَجْرِیْ كُلُّ قَلْبٍ قَدِ اعْتَقِیْ
تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے

بِحُبِّكَ یَحْیٰی كُلُّ مَیْتٍ مُّمَزَّقِ
اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وَبِاسْمِكَ یُحْفَظُ كُلُّ نَفْسٍ مِّنَ الرَّدٰى
اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے

وَفَضْلُكَ یُنْجِیْ كُلَّ مَنْ كَانَ یُوْبَقِ
اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے۔

وَمَا الْخَیْرُ اِلَّا فِیْكَ یَا خَالِقَ الْوَرٰى
اور تمام نیکی تیری طرف ہے اے جہان آفریں

وَمَا الْكَهْفُ اِلَّا اَنْتَ یَا مَلْجَاَ الْمُتَّقِیْ
اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے۔

وَتَعْنُوْ لَكَ الْاَفْلَاكُ خَوْفًا وَّهَیْبَةً
اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں

وَتَجْرِیْ دُمُوْعُ الرَّاسِیَاتِ وَتَنْبَقِ
اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں۔

وَكَیْفَ لِقَلْبِیْ یَا حَفِیْظِیْ وَمَلْجَائِیْ
اور میرے دل کیلئے اے میرے نگہبان اور پناہ

سِوَاكَ مُرِیْحٌ عِنْدَ وَقْتِ التَّاَزُّقِ
کوئی دوسرا آرام پہنچانے والا نہیں جب تنگی وارد ہو

یَمِیْلُ الْوَرٰى عِنْدَ الْكُرُوْبِ اِلَى الْوَرٰى
وقت مصیبت خلقت خلقت کی طرف توجہ کرتی ہے

فَاَنْتَ لَنَا كَهْفٌ كَبَیْتٍ مُّسَرْدَقِ
اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

(درثمین عربی صفحہ ۱۰۹)

اجابت دعا کے دروازے کھلے ہیں!

"آج اجابت دعا کے دروازے صرف تمہارے لئے ہی کھولے گئے ہیں۔ اور کسی کے لئے نہیں۔ قبولیت کے فرشتے تمہارے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ مگر دوسروں کے لئے ان کی مٹھیاں بند ہیں۔ اس طاقت اور قوت کو حقیقت سمجھو جو خدا تعالیٰ نے تمہیں دی ہے۔ آسمان سے تمہاری کامیابی کے احکام جاری ہو چکے ہیں اگر ہمت اور استقلال سے کام لو گے خدا کے حضور عجز اور انکسار سے جھک جاؤ گے تو وہ تمہیں توفیق دے گا کہ اپنے آسمانی باپ کا ورثہ حاصل کر سکو۔ لیکن اگر سستی اور غفلت کرو گے تو اس میں کیا شبہ ہے کہ خالی منہ سے نکلی ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور وہی دعا قبول ہوتی ہے جو دل کے خون سے لکھی جائے۔ زبان کی آواز قبول نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کے خون کی تحریر قبول ہوتی ہے۔ اگر دعاؤں کے ساتھ دل کے خون کے چھینٹے ہوں گے تو کامیابی کے رستے کھل جائیں گے۔ ورنہ جو برکتیں تمہارے لئے مقدر ہیں وہ انتظار کریں گی جب تک کہ تم ان کے قابل نہ ہو جاؤ۔ انہیں لینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چاہے جلد حاصل کرو اور چاہے ملتوی کر دو۔" (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء)

ہندوستان میں آزادی کا نیا لیکن نازک دور

امن وامان کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی

غم اور خوشی کے مخلوط جذبات

انگریز قریباً ایک صدی تک ہندوستان میں حکومت کرنیکے بعد ہندوستان سے واپس جاچکے ہیں اور ہندوستان غیر ملکی تسلط سے آزاد ہو گیا ہے ہم خوشی اور غم کے مخلوط جذبات کے ساتھ نئے دور کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ خوشی اس لئے ہے کہ آج ہم غلامی سے آزاد ہو رہے ہیں۔ اس غلامی سے جو ہمیشہ انسانی اخلاق کو گرانے اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کو دبانے اور ترقی کی راہوں کو مسدود کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس خوشی کے ساتھ ہی ہمارے قلوب میں رنج افسوس اور ندامت کے جذبات بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہم بجائے محبت، صلح، امن اور رواداری کے عداوت نفرت بدامنی اور خونریزی کے ساتھ دور آزادی میں داخل ہو رہے ہیں اور بجائے جشن آزادی کی مسرت میں ایک دوسرے کے گلے ملنے کے ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے میں مصروف ہیں۔

نازک اور اہم دور

غیر ملکی تسلط سے آزاد ہونے کا دن بے شک ایک خوشی کی تقریب تھی۔ بشرطیکہ اس دن کے بعد ہم میں سے ہر ایک شخص یہ محسوس کر لیتا۔ کہ آج سے ملک کے امن وامان کی۔ ملک کے ایک ایک متنفس کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کرنے کی ساری ذمہ داری ہمارے سر پر آپڑی ہے۔ غلامی میں جب ہم آزادی کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ تو یورپ کی اقوام نہایت حقارت سے کہا کرتی تھیں تم ابھی آزادی حاصل کرنے اور حکمرانی کے قابل نہیں ہو۔ آج وقت تھا کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں نو آبادیات کا ایک ایک باشندہ اپنے عمل سے یورپ کے اس الزام کی تردید کر دیتا۔ اور دنیا کو دکھا دیتا کہ وہ کامیابی کے ساتھ حکومت کے تمام فرائض سرانجام دے سکتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آزادی ملنے کے بعد بھی ظلم و ستم۔ قتل و غارت اور وحشت و درندگی کے ہنگامے جاری ہیں۔ یاد رکھیئے اگر ہمارے وطیرے یہی رہے۔ تو ابھی زیادہ عرصہ ہماری آزادی پر نہیں گزرے گا۔ کہ کوئی اور اقوام آئے گی۔ اور پھر ہم پر مسلط ہو کر ہمیں اپنا غلام بنا لے گی۔ کیونکہ دنیا کے خالق و مالک کا یہ ایک اٹل قانون ہے کہ اس کی نعمتیں غیر مستحق کے پاس زیادہ عرصہ نہیں رہا کرتیں۔

انگریز قوم کی قابل تقلید خصوصیت

انگریز بے شک غیر ملکی تھے۔ ان میں بہت سے نقائص موجود تھے۔ ان سے کئی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ ان کی حکومت بلاشبہ ہماری ترقی کی راہ میں روک بنی رہی۔ لیکن انگریز قوم میں بعض ایسی خصوصیات بھی ہیں۔ جو دنیا کی اکثر حکمران قوموں سے انہیں ممتاز و سربلند کر دیتی ہیں۔ دیگر امور کے علاوہ ان کی یہ خصوصیت بھی کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی کہ انہوں نے حتی المقدور ملک میں امن و امان قائم رکھا جس کی وجہ سے ایسی فضا پیدا ہو گئی تھی کہ ملک کے ایک [illegible] سے دوسرے سرے تک بلاخوف لوگ امن و چین سے زندگی بسر کر [illegible] ہمارے نئے بننے والے حکمرانوں کو [illegible] کہ وہ بھی انگریزوں کی اس خصوصیت کو اپنے مد [illegible]

مشکلات و مصائب میں مومن کیلئے مشعل راہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ

(سورۃ النحل)

مطلب یہ ہے مومن تو مشکلات اور مصائب میں گھبرانے کی بجائے صبر کر۔ اور اس کے لئے بھی تو خدا ہی سے دعا کر اور مدد مانگ۔ کیونکہ تو صبر بھی خدا کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتا۔ کیا تجھے دشمن کے منصوبے سازشیں اور تدبیریں بے چین کر دیں گی؟ نہیں نہیں ان کی وجہ سے بالکل گھبرا مت۔ یہ تو تجھے کچھ بھی گزند نہ پہنچائیں گی۔ بلکہ تو خدا سے ڈرتے اس کے بتائے ہوئے احکام کی کامل فرمانبرداری کر [illegible] اس طرح ہر نیک کام کو [illegible] طریق سے سرانجام دینے کی کوشش کرے۔ کیونکہ پھر تیرے [illegible] خدا کی مدد ہو گی۔ جو متقیوں اور محسنوں کا ساتھ دیتا [illegible] اے خدا تو ہمیں تقویٰ [illegible] راہوں پر چلنے اور اپنے [illegible] کی پوری پوری تعمیل کی توفیق [illegible] تا اس طرح تو ہمیشہ ہر [illegible] اور ہر میں ہمارے ساتھ رہے آمین۔)

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) ۱۲ راگست ۱۹۰۶ء شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر ٹڈی ہیں ...... کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے۔ ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور ان پر پھونک دو۔ کچھ نقصان نہیں کر سکیں گے۔ اور وہ آیت یہ ہے:- وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ۔ پھر اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

(۲) الہام ہوا۔ نصرت بالرعب۔ وقالوا لات حین مناص۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔ صبر کرو۔ خدا تیرے دشمن کو ہلاک کر دیگا

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ صہ ۲ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۰) (تذکرہ صہ ۶۱۱)

جماعت احمدیہ [illegible]

ہندوستان اور پاکستان [illegible] باہم مشورہ کر کے مناسب خیال کیا ہے کہ پنجاب باؤنڈری فورس کو توڑ دیا جائے چنانچہ ۳۱ راگست اور یکم ستمبر کی [illegible] کو باؤنڈری فورس توڑ دی گئی ہے اور اب اپنے [illegible] علاقوں میں قیام امن کی ذمہ داری دونوں حکومتوں پر آپڑی ہے [illegible] جماعت احمدیہ کا اصول ہے کہ [illegible] قائم شدہ حکومت کی قیام امن [illegible] کے سلسلے میں مدد کی جائے ہم تمام احمدی احباب [illegible] کرتے ہیں کہ خواہ وہ ہندوستان [illegible] ہوں یا پاکستان کے [illegible] اپنی حکومت کی جان و [illegible] اور پناہ گزینوں کی [illegible] پاسبانی کی [illegible] ممکن مدد کریں اور [illegible] بہا بیں اور دعائیں کریں [illegible] جلد کھا دے۔